جانوروں کی شکل والی ٹرے کی خرید و فروخت کا حکم۔

ریفرنس نمبر:UK63
تاریخ: 07-03-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں کیک بنانے کے لیے کچھ ٹریز(Trays) ملتی ہیں، یہ کیک بنانے کا ایک قسم کا سانچہ ہوتا ہے اوران کا بیرونی ڈیزائن ایسا ہوتا ہے کہ جس سے کسی جانور کے چہرے کی شیپ(shape) یا نقشہ بن جاتا ہے، جیسے بطخ، گھوڑا وغیرہ۔ لوگ ان کو خرید کر اس میں کیک بناتے ہیں۔ اس سانچے سے جانور کے چہرے کا خاکہ اور نقشہ تو بن جاتا ہے، لیکن ناک، منہ، آنکھیں اور چہرہ نہیں بنتا، البتہ بعض اوقات کیک کے اوپر مختلف رنگوں سے ڈیکوریٹ کر کے جانور کا چہرہ بنالیا جاتا ہے۔ ان ٹریز کو کچن میں دیگر چیزیں ڈالنے وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کو بیچنا جائز ہے؟

سائل: خالد رشید(یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں بیان کردہ ٹریز(Trays) یا سانچوں کو فروخت کرنا شرعی طور پر جائز ہے، کیونکہ اس سانچے سے فقط ایک خاکہ، نقشہ یا ڈیزائن بنتا ہے، چہرے کی تصویر نہیں بنتی اور ممنوع وہ ہے جس میں چہرے کی تصویر ہو، یہی وجہ ہے کہ اگر تصویر میں سے چہرہ صاف کر دیا جائے، تو وہ ممنوع نہیں رہتی۔ لہذا ان ٹریز کو بیچنا بالکل جائز ہے، خصوصا جبکہ اس کے دیگر استعمال بھی ہیں۔ ہاں اس طرح کی شیپ کا کیک بنا کر اگر کوئی شخص چہرے کی تصویر بھی بنائے، تو اس کا گناہ اسی شخص کو ہو گا، ان ٹریز کو فروخت کرنے والا گنہگار نہیں ہو گا۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی

جان دوسری کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ (فاطر، آیت:18)

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: " تصویر فقط چہرہ کا نام ہے۔..... امام اجل ابو جعفر طحاوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرماتے ہیں: الصورة هو الرأس۔فقط چہرہ تصویر ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ568، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:"صورتِ حیوانی کہا جانا اور اس کے لیے مرآۃ ملاحظہ ہونا دونوں کا مدار چہرہ پر ہے، اگر چہرہ نہیں، تو اسے صورت حیوانی نہ کہا جائے گا،........ چہرہ ہی سے معرفت ہوتی ہے، چہرہ دیکھا اور باقی بدن کپڑوں سے چھپا ہے، تو کہے گا میں اسے پہچانتا ہوں اور چہرہ نہ دیکھا، تو نہیں کہہ سکتا، اگرچہ باقی بدن دیکھا ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ635، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:" ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹادی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔"
(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ567، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

جو چیز گناہ کے لیے خاص نہ ہو، اس کو بیچنا جائز ہوتا ہے، اگرچہ کسی تبدیلی وغیرہ کے ذریعے اسے گناہ میں استعمال کرنا ممکن ہو، چنانچہ بدائع میں ہے:"ولا يكره بيع ما يتخذ منه السلاح منهم كالحديد وغيره؛ لأنه ليس معدا للقتال فلا يتحقق معنى الإعانة، ونظيره بيع الخشب الذي يصلح لاتخاذ المزمار فإنه لا يكره وإن كره بيع المزامير. "ترجمہ: جس چیز سے اسلحہ بنایا جاتا ہے، جیسے لوہا وغیرہ، اسے فروخت کرنا مکروہ نہیں، کیونکہ یہ خاص قتال کے لیے تیار نہیں کیا گیا، لہذا اس میں (گناہ پر) مدد کے معنی نہیں پائے جاتے اور اس کی نظیر وہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی لکڑی فروخت کرے جس سے

آلات موسیقی بنائے جاتے ہوں، تو یہ مکروہ نہیں، اگرچہ آلات موسیقی فروخت کرنا مکروہ ہے۔

بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ233، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد ساجد عطاری
12رجب المرجب 1441ھ/07مارچ 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے